# فرضی لطیفہ

خُدا حافظ مُسلمانوں کا اکبؔر!
مُجھے تو ان کی خوش حالی سے ہے یاس

یہ عاشِق شاہدِ مقصوٗد کے ہیں
نہ جائیں گے ولیکن سعی کے پاس

سُناؤں تُم کو اِک فرضی لطیفہ
کیا ہے جس کو میں نے زیبِ قرطاس

کہا مجنوں سے یہ لیلیٰ کی ماں نے
کہ بیٹا! تو اگر کرلے بی۔اے پاس

تو فوراً بیاہ دوٗں لیلیٰ کو تُجھ سے
بِلا دقّت میں بن جاؤں تری ساس

کہا مجنوں نے؛ یہ اچھّی سُنائی
کُجا عاشِق، کُجا کالج کی بکواس

کُجا یہ فِطرتی جوشِ طبیعت
کُجا ٹھونسی ہوئی چیزوں کا اِحساس

بڑی بی! آپ کو کیا ہوگیا ہے؟
ہِرن پر لادی جاتی ہے کہیں گھاس

یہ اچھّی قدردانی آپ نے کی
مجھے سمجھا ہے کوئی ہرچرن داس

دِل اپنا خون کرنے کو ہوں موجود
نہیں منظوٗر مغزِ سر کا آماس

یہی ٹھہری جو شرطِ وصلِ لیلیٰ
تو اِستعفیٰ مِرا باحسرت ویاس

اکبرؔ الہ آبادی

© NCERT not to be republished

## سوالوں کے جواب لکھیے

1. ’خدا حافظ مسلمانوں کا‘ سے شاعر کی کیا مراد ہے؟
2. مجنوں کو لیلیٰ کی ماں نے کیا مشورہ دیا؟
3. مجنوں نے لیلیٰ کی ماں کو کیا جواب دیا؟
4. اس نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

© NCERT not to be republished